الدرس الثامن

آٹھواں درس

کلمۂ توحید کی شرطیں-3/3

6- إخلاص : اسکا معنی یہ ہے کہ انسان تمام اقوال وافعال کو خالص اللہ تعالی کے لئے کرے، اس میں نہ تو کسی قسم کی ریاکاری ہو نہ شہرت کی طلب ہو، نہ دنیوی فائدہ مقصود ہو، نہ ذاتی غرض ہو، بلکہ اُس کا مقصد اللہ تعالی کی رضا اور آخرت کی نجات ہو، اس کے دل میں کسی انسان کا خیال نہ ہو جس سے وہ بدلے یا شکریے کا طلبگار ہو۔ اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿ أَلَا لله الدِّينُ الخَالِصُ ﴾ ”سن لو خالص تابعداری اللہ ہی کے لئے ہے“۔[الزُّمر:٣]. اور فرمایا:﴿ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ﴾ ”انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے لئے دین کو خالص رکھیں“۔[البيِّنة:٥]. رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:((فإنَّ الله قد حرَّم على النار من قال لا إله إلا الله ، يبتغي بذلك وجه الله)) ”جو آدمی اللہ تعالی کی رضا کے لئے "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کہتا ہے اللہ تعالی نے اس کو آگ پر حرام کر دیا ہے“۔[البخاري 415، مسلم 33. راوی: عتبان رضی اللہ عنہ].

7- محبت : اس عظیم کلمہ توحید سے محبت کی جائے، اور ہر اس چیز سے محبت کی جائے جو اس کے معنی اور تقاضے میں شامل ہے۔ چنانچہ اللہ اور رسول سے محبت کی جائے اور ان دونوں کی محبت اور ان کے احکام کو ہر چیز کی محبت سے مقدم رکھا جائے۔ اور محبت الہی کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ اپنی ذاتی محبتوں، خواہشوں اور پسندیدہ کاموں پر اللہ تعالی کی محبوب چیزوں کو غالب رکھے۔

اسی محبت کا حصہ یہ بھی ہے کہ جس چیز کو اللہ تعالی ناپسند کرے وہ بھی اسے ناپسند کرے چنانچہ کفر، فسق اور نافرمانی کو ناپسند کرے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ﴾ ”اے ایمان والو تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے، تو اللہ تعالی بہت جلد ایسی قوم کو لائے گا جو اللہ کی محبوب ہو گی اور وہ بھی اللہ سے محبت رکھتی ہو گی وہ نرم دل ہوں گے مسلمانوں پر اور سخت اور تیز ہوں گے کفار پر، اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ بھی نہ کریں گے“۔[المائدة:٥٤].